سید وحید اشرف کچھوچھوی

مثنوی چائے نامہ

از

سید وحید اشرف کچھوچھوی

١۔ چائے کی جس کو چاہ ہو صاحب
بس اُسی سے نباہ ہو صاحب

٢۔ اس کی تعریف میں زباں ہو تر
لب پہ ہو واہ واہ کا منظر

٣۔ چائے پینا جسے نہیں آتا
ہائے جینا اُسے نہیں آتا

۴۔ چائے اعضاء کو چُست کرتی ہے
اورمن کو درست کرتی ہے

۵۔ چائے کرتی ہے گرم محفل کو
کرتی ہے خوش ہر ایک کے دل کو

٦۔ چائے مہماں نواز ہوتی ہے
یہ بڑی دلنواز ہوتی ہے

۷۔ ناشتہ پارٹی کی جان ہے چائے
اورتہذیب کا نشان ہے چائے

۸۔ چائے نوشی کا لطف ہے بالا
جب ہوں احباب ساتھ ہم پیالہ

۹۔ چائے بھی ہے عجیب متوالی
کوئی دن ہو نہ چائے سے خالی

۱۰۔ چائے لب سوز اور ہو لب دوز
اور ملتی رہے یہ ہر شب وروز

۱۱۔ چائے اپنے مزاج میں ہے رئیس
اسی کے کپ اور پاٹ بھی ہوں نفیس

۱۲۔ پاتی اس سے سرور ہے ہستی
ہستی بے نشّہ پاتی ہے مستی

۱۳۔ چائے کا ہے مزاج گرما گرم
پینے سے ہے مگرطبیعت نرم

۱۴۔ عرق لیمو کا اس میں ڈالتے ہیں
اس طرح نزلہ اس سے ٹالتے ہیں

۱۵۔ کوئی موسم ہو چائے ہے مرغوب
سردی گرمی ہو چھاؤں ہو یادھوپ

۱۶۔ یہ بڑھاپے میں اک سہارا ہے
مزا اس کا جواں کو پیارا ہے

۱۷۔ بچہ ہو مرد ہو کہ ہو عورت
سب کو بھاتی ہے چائے کی رنگت

۱۸۔ یہ تھکن کو بھی دور کرتی ہے
کاہلی سستی اس سے مرتی ہے

۱۹۔ جس کا ہوسر د سینہ چائے پلاؤ
لانا ہو گر یسنہ چائے پلاؤ

۲۰۔ ایک کپ چائے میں ہے وہ جادو
پاؤ گے حلوے میں نہ اس کی بو

۲۱۔ غیر بھی اس سے ہوتے ہیں اپنے
ہیں محبت کے دیکھتے سپنے

۲۲۔ خالی معدے میں چائے کی عادت
نہیں اچھی یہ کہتی ہے حکمت

۲۳۔ یہی تیزابیت کی ہے علّت
جس سے ہوتی خراب ہے صحّت

۲۴۔ حد سے بڑھکر نہیں کوئی شے خوب
حد سے بڑھکر ہے خوب بھی ناخوب

۲۵۔ کچھ امیروں کی شان چائے سے ہے
کچھ غریبوں کی جان چائے سے ہے

۲۶۔ ہیں غریب ایسے بھی کہ جنکے لیے
چائے روٹی ہیں ناشتے ان کے

۲۷۔ آتشِ غم اگر بھڑکتی ہے
چائے کا گھونٹ اُسے بجھاتی ہے

۲۸۔ شاد کامی ہیں چائے کی پیالی
لطف کو اور ہے بڑھا دیتی

۲۹۔ فرحت روح کو بڑھاتی ہے چائے
جسم کے وزن کو گھٹاتی ہے چائے

۳۰۔ شعر کہنا ہو پہلے چائے پیو
شعر سننا ہو پہلے چائے پیو

۳۱۔ محفل شعر کی ہے زینت چائے
بزم شعراء کی شان وشوکت چائے

۳۲۔ داد دیجے تو چائے پی پی کر
لطف لیجے تو چائے پی پی کر

۳۳۔ کوئی تفریح کا ہو شغل اگر
چائے سے اس کو کیجیے خوشتر

۳۴۔ چائے جانِ بہارِ موسم ہے
چائے خستہ دلوں کو مرہم ہے

۳۵۔ پانی کی جب پھوار آتی ہے
چائے اس میں بہار لاتی ہے

۳۶۔ جانِ بادِ بہار اِسے کہیے
موجۂ جوئبار اسے کہیے

۳۷۔ چائے زندہ دلوں کو جوڑتی ہے
نفرتوں کے یہ جال توڑتی ہے

۳۸۔ چائے یاروں کو یاد کرتی ہے
دلِ غمگیں کو شاد کرتی ہے

۳۹۔ پاکے عاشق نے کیا خوشی پالی
دستِ نازک سے چائے کی پیالی

۴۰۔ چائے کیا ہے، یہ ہے شرابِ عشق
اس میں جوشاں ہے آب وتابِ عشق

۴۱۔ چائے آغازِ پیار بھی ہے کبھی
رمزِ قول و قرار بھی ہے کبھی

۴۲۔ اس سے دل کو قرار بھی ہے کبھی
دارو ے حالِ زار بھی ہے کبھی

۴۳۔ چائے کے ہیں محاورے بھی عجیب
اس کے فقرے بھی ہیں عجیب وغریب

۴۴۔ کہیں سنتے ہیں چائے چلتی ہے
کہیں سنتے ہیں یہ اُبلتی ہے

۴۵۔ کہیں ہوتی ہے آتشِ سیّال
اور کہیں اس میں برف کا ہے وبال

۴۶۔ کہیں کرتے ہیں پاٹ میں اسے دم
اور کہیں کرتے ہیں اسے بیدم

۴۷۔ کچھ مصالے سے تیز کرتے ہیں
اور کچھ اس سے گُریز کرتے ہیں

۴۸۔ کچھ نے اس کو بنا لیا سالن
اور کسی کو ہے بھاتی اس کی جَلَن

۴۹۔ اس کے اجزاء ہیں گرچہ شیر و شکر
جذب کر لیتی ہے یہ سب کہ مگر

۵۰۔ جذب اور انجذاب کا یہ ہُنر
چائے سے کاش سیکھ پائے بشر

۵۱۔ ریل کا ہو کہ ہو ہوائی سفر
بے مزہ ہے ملے نہ چائے اگر

۵۲۔ بس کا لمبا سفر یا کار کا ہو
چائے سے اس کا لطف بالا ہو

۵۳۔ کام سے جب ہو کچھ بھی اُکتاہٹ
چُست کرتی ہے چائے کی آہٹ

۵۴۔ کتنے آسودہ کار چائے سے ہیں
برسرِ روزگار چائے سے ہیں

۵۵۔ چائے ہے نیک نام دنیا میں
چلتی ہے یہ تمام دنیا میں

۵۶۔ نفع دیتی ہے یہ تجارت میں
سکّہ چلتا ہے اس کا بھارت میں

۵۷۔ بھیجی جاتی ہے ملک سے باہر
آتا باہر سے ملک میں ہے زر

۵۸۔ چائے پھر کیوں نہ ہم پلائیں پیں
اور ہم خوب اس کے گُن گائیں

۵۹۔ تھی علیگڑھ یں چائے کی دوکاں
کبھی شعراء کا خانۂ مہماں

۶۰۔ واں پیتے تھے چائے وہ پیہم
بھول جاتے تھے پی کے سارے غم

۶۱۔ خوبیاں اس کی کوئی کتنی گنائے
بس پیے اور دوسروں کو پلائے

۶۲۔ چائے کی ہوتی ہیں کئی اقسام
ایک کا کشت زار ہے آسام

۶۳۔ حیدر آباد ایک کا ہے وطن
اس سے کرتے ہیں پیار اہل دکن

۶۴۔ وہاں کہتے ہیں لوگ اسے لمسا
پینے میں ہے مزا جدا اس کا

۶۵۔ چائے کمپنی ہے اک لپٹن
اس کا شہرہ ہے ہند تا برٹین

۶۶۔ رکھتی ہے یہ طرح طرح کا مزا
رنگ ہے لال اور کہیں ہے ہرا

۶۷۔ کہیں ہے سبز اور کہیں پیلا
اور کہیں اس کا رنگ البیلا

۶۸۔ رکھتی ہیں سب کے سب عجیب کشش
کپ میں ہے چائے یا کوئی مہوش

۶۹۔ کرتی ہے یہ زبان کو مسحور
اور نظر میں ہے لگتی کوئی حور

۷۰۔ جیسے جنّت کی اس میں ہے خوشبو
رنگ میں جیسے ہے کوئی گلرو

۷۱۔ دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے
پینے والا فریفتہ رہ جائے

۷۲۔ نام لپٹن کے قافیے ہیں عجب
جو بھی ہیں وہ بڑے بڑے ہیں سب

۷۳۔ اس میں نیوٹن ہیں اور کلنٹن ہیں
اور واشنگٹن، و لنگٹن ہیں

۷۴۔ جیسے لپٹن کے چاہنے والے
ویسے اس کے ہیں قافیے والے

۷۵۔ شُہرہ ایسا ہے جگ میں لپٹن کا
جیسے سائنس میں ہے نیوٹن کا

۷۶۔ رنگ لپٹن کا ہر زباں پہ صدا
اس کی خوشبو پہ ہر کوئی ہے فدا

۷۷۔ چائے لپٹن کی سب کو پیاری ہے
یہی ہر ایک کی دلاری ہے

۷۸۔ یہ بڑھاتی ہے دل میں عشق کا زور
رہتا سینے میں عشق کا ہے شور

۷۹۔ تجربہ ہوتا ہے جو لپٹن کا
قول ہے یہ ہر ایک کے من کا

۸۰۔ چائے پینا جسے نہیں آتا
ہائے جینا اُسے نہیں آتا

۸۱۔ ایک ہوتی ہے زعفرانی چائے
یا اسے کہیے ار غوانی چائے

۸۲۔ مئے دو آتشہ اسے کہیے
یا مئے بے نشہ اسے کہیے

۸۳۔ دوڑتی ہے رگوں میں بنکر برق
برق میں اور اس میں کیا ہے فرق

۸۴۔ پی کے بیدل بھی ہوتا ہے خوشدل
کھوئی شے جیسے اس کو جائے مِل

۸۵۔ بے دوا جیسے کوئی پائے شفا
جیسے غفلت سے کوئی جاگ اُٹھا

۸۶۔ جیسے ہو چاق و چُست اس کا تن
خواب میں ٹوٹتا ہو جس کا بدن

۸۷۔ کھلتے جاتے ہیں ہوش کے سب در
جیسے پہلو میں ہو کوئی دلبر

۸۸۔ مئے گلرنگ اس کے آگے ہیچ
شرب خوشرنگ اس کے آگے ہیچ

۸۹۔ واسطے اس کے چاہیے فنجان
پھرتو پڑ جائے اس میں پیار کی جان

۹۰۔ دورِ حاضر کا ہے یہ جام جم
سِر جمشید اس کے آگے خم

۹۱۔ جس کے ہے ہاتھ میں، ہے عالیجاہ
گویا ہے وقت کا وہ اپنے شاہ

۹۲۔ چائے سے جس کو کچھ سرور نہیں
چائے کا اس میں کچھ قصور نہیں

۹۳۔ اس سے ہو درد تو بُرا کہدو
دل ہو گر سرد تو بُرا کہدو

۹۴۔ اس میں ہو بھنگ تو بُرا کہدو
ہو جو بد رنگ تو بُرا کہدو

۹۵۔ کرے بدمست تو بُرا کہدو
دل کرے سخت تو بُرا کہدو

۹۶۔ نہیں بات اس میں کچھ بُرائی کی
بات جو ہو کہو صفائی کی

۹۷۔ مہرباں چائے سے نہ جنگ کرو
ذوقِ بد کو نہ اپنے سنگ کرو

۹۸۔ میکشی چھوڑو، چائے نوش کرو
چھوڑو ضد اپنی اور ہوش کرو

۹۹۔ ورنہ کہنا پڑے گا آخر کار
دل پہ بن جائے گا جو آپ کے بار

۱۰۰۔ آپ سے کہتا ہے وحید اشرف
دے خدا آپ کو جہاں میں شرف

۱۰۱۔ چائے پینا جسے نہیں آتا
ہائے جینا اُسے نہیں آتا

نام کتاب مثنوی چائے نامہ
مصنف ڈاکٹر سید وحید اشرف کچھوچھوی
باراول اگست سنہ ۲۰۱۴ء
ناشر مخدوم سید اشرف جہانگیر اکاڈمی بڑودہ ۳۹۰۰۱۹
ملنے کا پتہ مخدوم سید اشرف جہانگیر اکاڈمی پانی گیٹ کے باہر بڑودہ-۳۹۰۰۱۹ گجرات